حج کے تربیتی وروحانی عناصر وجہات قرآن وسنت کی روشنی میں

مولانا سید عابد حسین حسینی

حج ان باعظمت شعائر الٰہیہ اور پرشکوہ انسانی تجمع میں سے ہے جس میں پوری کائنات مکہ کے وادی امن، محور پر جمع ہوجاتی ہے؛ واذقال ابراھیم ربّ اجعل ھذا بلداً آمنا... (اور ابراہیمؑ نے کہا: اے میرے پروردگار! اس شہر کو جای امن قرار دے) حج ،معبود کی خالص بندگی کا مظہر اور محبوب کی والہانہ جستجو کا نام ہے جس میں حاجی جب حج کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے اس وقت سے لیکر میقات ،احرام اور طواف ،سعی صفاومروہ عرفات اور مشعر تک ہر جگہ خدا کی جستجو میں رہتا ہے، حج در اصل ایک مرد مسلمان کی خود سازی کا نام ہے جو اپنے پروردگار کو حد سے زیادہ عزیز رکھتا ہے اور اس کے تئیں ذمہ دار اور پرخلوص محبت کے سایۂ میں اس کی دی ہوئی نعمت حیات اوراس کے ذریعے پیدا کیے گئے انسانوں کو عزیز رکھتا ہے ۔ حج ، میدان قیامت اور ہنگام حشر کی یاد دلاتا ہے رسول اکرمؐ نے حج کو ایک مختصر فقرہ میں یوں فرمایا ہے: الحج وھی الشّریعه "[۱] حج ،عظیم الشان دین اسلام کی چھوٹی سی علامت ہے ،یہی عین شریعت ہے،گویا خدا نے چاہا کہ اسلام کو اس کی تمام جہتوں کے ساتھ ایک ورکشاپ میں دکھائے تا کہ اس میں شریک ہونے والے اس ورکشاپ میں ایک دفعہ میں سارے اسلامی تقاضوں کو محسوس کرلیں ۔ کیونکہ حج، توحید، قیامت ، نبوت، امامت ،اخلاق، روحانیت، بدنی ومالی عبادت ، مددوقربانی ،ارتباط، اتحاد پر محیط اور سیاسی، سماجی اجتماعی اور ہر قسم کے شرک وکفر کے خلاف توحید کی محاذ آرائی پر مشتمل ہے۔

امام صادقؑ کی روسے موسم حج ایسا بہترین موقع ہے جب رسالت مآبؐ کی اصل ثقافتی اقدار کو عالم اسلام کے سامنے پیش کیا جانا چاہیۓ تاکہ لوگ خلیل خدا سے حبیب الٰہی تک کے جملہ تہذیبی آثار سے مزید بہتر ڈھنگ سے آشنا ہوسکیں۔ چنانچہ امام صادقؑ نے فرمایا:

"ولتعرف آثار رسول اللّٰه ﷺ و تعرف اخباره"اس کے علاوہ امام رضاؑ فرماتے ہیں

"... مع ما فیه التفقه و نقل اخبار الائمة علیهم السلام"[۲]

زیرنظر مقالہ جو قرآن وسنت کو عنصر اصلی قرار دیتے ہوئے تالیف کیا گیا ہے اس میں حج کے روحانی، عرفانی، ثقافتی، سیاسی اور اقتصادی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ حج نامی اس عظیم انسانی کانفرنس سے متعلق مزید آشنائی پیدا کی جاسکے اور کامل معرفت وبصیرت کے ساتھ اس کے حضور میں حاضری دی جاسکے اور اس سنہرے موقع کو محض چند پر تکلف آداب ورسوم کی بجا آوری پر منحصر ہونے سے بچایا جاسکے۔

ا۔قرب خداوندی کا روحانی پہلو

قرآن میں انسان کی خلقت کا مقصد، عبادت بیان کیا گیا ہے وماخلقت الجنّ و الانس الاّ لیعبدون[۳] عام طور پر جملہ عبادات اور فرائض الٰہیہ کہ جو درجات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے متفاوت ہیں ان کا مقصد انسان کو اس کے سیر وسلوک کی راہ میں روحانی اورنفسیاتی اعتبار سے قوی کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ جسمانی دنیا کے علاوہ روحانی دنیا میں بھی کمال حاصل کریں اور قرب الٰہی سے سرفراز ہوسکیں جیسا کہ میرزا جواد تبریزی مرحوم اس سلسلے میں فرماتے ہیں" حج اور تمام عبادات کے پر تکلف ہونے کے پیچھے جو مقصد کارفرما ہے وہ انسان کے اندر معنویت کے پہلو کوتقویت پہونچاتا ہے تاہم تمام دینی فرائض اثر گزاری کے لحاظ سے انسانی روح وجسم پر متفاوت انداز میں اثر انداز ہوتے ہیں، بعض اعمال، تطہیر کا کام انجام دیتے ہیں اور انسان کے اندر سے تاریکیوں اورظلمات کو دور کرتے ہیں اور بعض افعال باعث افزائش نورانیت ہوتے ہیں اور انسان کی روح کی تزئین کا باعث قرار پاتے ہیں حج اس قسم کے دینی فرائض میں سے ہے جو جملہ روحی اور قلبی امراض جیسے بخل، غرور اور سستی کو، جونورانیت قلبی میں مانع ہوتے ہیں دور کردیتا ہے۔"[۴]

مفسر قرآن ،علاّمہ طباطبائی اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

"جب ہم قرآن کریم میں بیان شدہ جناب ابراہیمؑ کے واقعہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ یہ عبودیت وبندگی کی سیر کا ایک مکمل واقعہ ہے یا بالفاظ دیگر یہ ایک سیر وسلوک معنوی ہے کہ جو بندہ اپنے وطن سے قرب الٰہی تک طے کرتا ہے اور دنیا کی تمام دلکشیاں، لذتیں، آرزوئیں ، مقام ومناصب نیز جملہ شیطانی وسواس کو بیٹھے پیچھے چھوڑ کر بارگاہ خداوندی سے نزدیک ہوجاتا ہے۔ یہ جملہ

آداب ورسوم حج، گرچہ ظاہراً ایک دوسرے سے متفاوت نظر آتے ہیں لیکن غور وخوض کے بعد ہم اس نتیجے پر پہونچتے ہیں کہ یہ سب حب واخلاص سے متعلق مراسم ہیں، علاوہ ازیں رذائل سے اپنے آپ کو دور کرنے اور مدارج عالی سے اپنے آپ کو نزدیک کرتا ہے تاہم اس سلسلے میں جتنا غور وفکر کیا جائے نت نئے نکات وحقائق دریافت ہوتے رہتے ہیں۔۵

شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ نے بندوں کے لئے ان سعادتوں کی فراہمی کی غرض سے حضرت ابراہیمؑ کو مامور کیا کہ وہ اس کے گھر کو ان تمام چیزوں سے پاک منزہ کردیں کہ جو بندوں کے سلوک معنوی میں مانع ثابت ہوں ۶۔ اور اس کی مقدس بارگاہ سے مشرف ہونے والے لوگ صرف خانۂ خدا کی زیارت کریں اور اس کا طواف کریں اور تاریکیوں سے نجات حاصل کریں اور صحیح معنیٰ میں اس کے مہمان کہلائیں اور اس کے دیدار کے لئے خود کو آمادہ کرسکیں۔

۲۔حج کا ثقافتی پہلو!

حج کے دوران تہذیب مساوات اور برابری، اخوت وبھائی چارہ، عدم انتشار واختلاف ونفاق کو عملی طور سے سکھایا جاتا ہے ہے یعنی حاجی کو بتایا جاتا ہے کہ رنگ ونسل، زبان وقومیت مقام ومنزلت کے تفاوت کے باوجود سب اللہ کی بارگاہ میں برابر ہیں، حجۃ الوداع میں دیا گیا پیغمبرؐ کا خطبہ اس حقیقت پر گواہ ہے جس میں آپ نے فرمایا: اسلام میں سب ایک دوسرے کے برابر ہیں عرب کو عجم پر، عجم کو عرب پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے سوائے تقویٰ کے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ۷

سب سے اہم ثقافتی پیغام کو جو دوران حج، حاجی کو میسر آتا ہے اسے خلاصۃً، خالص ابراہیمیؑ، محمدیؐ توحید کہا جاسکتا ہے۔ ایسی آیات کہ جن سے حج کے تہذیبی رجحانات کا سراغ ملتا ہے حسب ذیل ہیں: جعل اللّٰہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماًللنّاس.... اللہ نے کعبہ کے محترم گھر کو لوگوں کے لئے باعث امن قرار دیا۸ واذّن فی النّاس بالحجّ...اذّن فی النّاس بالحج یأتوک رجالاًوعلیٰ کلّ ضامرٍ یّاتین من کل فجٍّ عمیق لیشھدوا منافع لھم . اے ابراہیمؑ! لوگوں میں حج کے لئے اعلان عام کردو تاکہ ہر پیادہ اور سوار لاغر سواریوں پر دور دراز سے بیت اللہ کے لئے نکل پڑے اور اس کی منافع وبرکات سے مستفید ہو۔۹

امام صادقؑ نے حج کے فلسفہ سے متعلق ہشام بن حکم کے جواب میں فرمایا: اللہ نے حج

کے ذریعے مشرق ومغرب سے اپنے بندوں کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے تا کہ وہ ایک دوسرے کو پہچان لیں اور افہام وتفہیم کریں ساتھ ہی پیغمبرؐ کی سنت، اقوال وروایات زندہ رہیں اور طاق فراموش کے سپرد نہ ہونے پائیں''

دلچسپ بات یہ ہے کہ امامؑ نے اس کے آخر میں اس کی منطق بھی بیان فرمادی اور کہا: اگر ہر قوم وملت صرف اپنے ملک اور اپنے مسائل کو بیان کرے گی اور صرف اسی کے بارے میں سوچے گی تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے اور ان کے ملک ویران ہوجائیں گے اور وہ دنیا بھر کی اطلاعات سے محروم رہیں گے، حج جیسے عالمی کانفرنس کا فلسفہ بھی یہی ہے ۱۰۔

چنانچہ حج کا ایک بنیادی مقصد لوگوں کی سیرت نبی اور ان کی احادیث سے آشنائی وواقفیت اوراس کو زندہ رکھنا اور نہ بھلانا ہے دراصل حج، توحید اور فرزندان توحید کا آدم سے لیکر ابراہیمؑ تک اور جناب ابراہیمؑ سے لیکر حضرت خاتم الانبیاءؐ تک کی زندگی پر سرسری توجہ کا نام ہے اور یہ ایک ایسا سائن بورڈ ہے جس پر تمام توحید پرستی کے جیالوں سے لیکر پیغمبرؐ اکرم تک کے کردار نقش ہیں جنہیں دیکھ کر حاجی پیغام حاصل کرتا ہے۔

حج ایک ایسی تربیتی کارگاہ ہے جو ہر سال منعقد ہوتی ہے جس کے اساتذہ انبیاء اور ائمہ معصومینؑ اور دین اسلام کے فرض شناس علماء ہیں جو تمام دنیا کے گوشہ وکنار سے جمع ہوئے تشنگان معارف اسلامی کو اسلامی تعلیمات سے سیراب کرتے ہیں۔ جیسا کہ انبیاءؑ، پیغمبرؐ اکرم اور معصومینؑ کا شیوہ رہا ہے کہ انہوں نے اس عظیم حج کے اجتماع کو ہمیشہ موقع بہ موقع مختلف مقامات پر درست استفادہ کرتے ہوئے دین کو پھیلایا چنانچہ پیغمبرؐ خدا کی کامیابی کا ایک راز یہ بھی ہے کہ آپ نے مکہ میں ۱۳ سالہ قیام کے دوران حج کے زمانے میں اطراف مکہ سے آنے والے افراد سے رابطہ بنائے رکھا اور دین کی تبلیغ کی جس کے بعض نمونے تاریخ میں درج ہیں ۱۱۔

ایک اور قابل توجہ بات جو حج کے ثقافتی عناصر کے حوالے سے ہے وہ تبلیغ ہے، حاجی اور خانۂ خدا کا زائر علاوہ ازیں کہ وہ خود بنفس نفیس الٰہی نشانیوں کا مشاہدہ کرتا ہے ۱۲۔ اسے چاہئے کہ سفر حج سے کچھ ایسے معنوی توشہ بھی اپنے ہمراہ لیکر جائے اور اپنے شہر اور بستی میں اسے نشر کرے جیسا کہ رسولؐ اکرم نے حجۃ الوداع میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''وہ لوگ جو یہاں موجود ہیں ان لوگوں کو جو یہاں موجود نہیں ہے ان تک ان مسائل

ومعلومات کو پہونچائیں'' اسی طرح حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ حج کے اسرار اور اس کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں حج کے ارکان میں تفقہ، دین سے آشنائی اور تہذیب اہل بیتؑ رسولؐ کا فروغ وارتقا پوشیدہ ہے،''مع مافیہ من التّفقہ و نقل اخبار الائمہ (علیہم السلام) الی کل صقع و ناحیہ'' ۱۳

۳۔حج کا سیاسی پہلو

حضرت امام خمینیؒ نے فرمایا: حج کا سیاسی پہلو اس کے عبادی پہلو سے کم اہمیت کا حامل نہیں ہے تاہم اس کا سیاسی رخ سیاست کے ساتھ ساتھ عبادت بھی ہے'' ۱۴ حج کی ان دو بنیادی خصلتوں کو کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا، یہی نہیں بلکہ یہ دونوں حج کا گوشت و پوست ہیں۔ ایسا حج جو ان دونوں خصوصیات پر مشتمل ہو وہ ہر سال دنیائے اسلام کے تمام مسلمانوں کے لئے بہت بڑی تبدیلی کا باعث ہوسکتا ہے شاید یہی وجہ ہے کہ گولڈسٹون (برطانیہ) کو یہ فکر ہوئی کہ کہیں مسلمانوں کا حج عبادت وسیاست کا مجموعہ نہ ہوجائے چنانچہ اس نے کہا: حج کی طاقت کو مسلمانوں کے ہاتھ سے لے لینا چاہئے'' اسی لئے حج ابراہیمیؑ کے مفسّر امام خمینیؒ نے اس سلسلے میں فرمایا: حج کے تمام پہلوؤں میں سب سے زیادہ کم توجہی کا شکار اس کا سیاسی پہلو ہے جس کے پیچھے خیانت کاروں کا ہاتھ ہے۔۱۵

حج کے سیاسی پہلو کی اہمیت کے پیش نظر ہم نے کوشش کی ہے کہ آیات وروایات سے اس کے نظر انداز کیے گئے پہلو پر روشنی ڈالیں تا کہ دشمنوں کے سازشی تانے بانے بننے والوں کے چہرے بے نقاب کیے جائیں اور اس سلسلے میں تفاسیر شیخ محمد شلتوت اور امام خمینیؒ سے استفادہ کیا جائے۔

اللہ نے منافع حج سے متعلق فرمایا: واذّن فی النّاس بالحجّ یأتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامرٍ یّاتین من کلّ فجٍّ عمیق، لیشھدوا منافع لھم ویذکرون اسم اللّٰہ فی ایّام معلومات..۱۶ سردست ہمارا مافی الضمیر آیہ لیشھدوا منافع لھم سے متعلق ہے جیسا کہ شیخ شلتوت، جامعہ ازہر کے سابق وائس چانسلر نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے:

حج کے وہ فوائد کہ جو بنیادی اور اولین قرار دئے جاسکتے ہیں انتہائی وسعتوں کے حامل ہیں جسے خلاصہ کے طور پر بیان کرنا سخت ہے بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمام انفرادی اور اجتماعی فوائد پر محیط

ہے۔ حج کی خصوصیات اور موقعیت کے پیش نظر اس کے اغراض ومقاصد جو اسی معاشرہ سے متعلق ہے، تمام اہل دانش وبینش اور علماء و ذمہ داران نیز ماہرین اقتصاد ومعلم دین وشریعت کو چاہئے اس طرف خصوصی توجہ دیں۔۱۷

حضرت امام خمینیؒ آیۂ "لیشھدوا منافع لھم" کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

اس سے بڑا اور کیا فائدہ ہوسکتا ہے کہ سامراجی طاقتوں سے مظلوم ممالک کونجات حاصل ہو اور ان کے عظیم مخازن انہیں کے لئے باقی رہیں،دوران حج عالم اسلام کی سال بھر کے مسائل کا جائزہ لیاجائے اور اس کے حل کی کوشش کی اجائے اور اتحاد کا نہ ہونا عالم اسلام کی ایک بنیادی مشکلات میں سے ہے ۱۸۔

آخر کار، حج میں شیطان کی اعلانیہ سنگساری ،اس سے مقابلہ کرنے کوحوصلہ بخشتی ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جوکسی بھی انفرادی یا اجتماعی زندگی سے پوشیدہ نہیں ہے چونکہ انسان کے اندر ایک شیطان چھپارہتاہے اور اسی طرح ہم معاشرہ میں بھی بڑے بڑے شیطانوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ امام خمینیؒ فرماتے ہیں: طواف کعبہ اس بات کی نشاندہی کرتاہے کہ ہم غیر خدا کے اردگرد ہرگز نہ دکھائی دیں، رمی جمرات ، تمام شیاطین انس وجن سے برأت کی علامت ہے، اس عمل سے ہم اپنے خدا سے یہ عہد کرتے ہیں کہ اسلامی اقتدار ومملکت سے شیاطین انس وجن کودور بھگادیں گے۔

۴۔ حج کا اقتصادی پہلو

حج کے دوران امام جعفرصادقؑ سے پوچھا گیا کہ کیاحج کے ایام میں تجارتی منفعت حج کی معنویت کومتاثرنہیں کرتی ،جیسا کہ معاویہ ابن عمار نے امام صادقؑ سے پوچھا: ایک آدمی تجارت کے نقطہ نظر سے مکہ جاتاہے یا اپنے اونٹ کوکرائے پر دیتاہے اس کا حج ناقص ہے یا درست ؟ آپؑ نے فرمایا: اس کا حج درست ہے ۱۹۔ امام صادقؑ نے اقتصادی برکات کو حج کے منجملہ برکات میں شمار کیا ہے۔۲۰

قربانی سے متعلق آیات قرآنی ، حج کے اقتصادی پہلو پرمحکم دلیل کی حیثیت رکھتی ہیں اس لئے کہ بھوکوں کوکھانا کھلانا اقتصادی خوشحالی کی اہم ترین علامتوں میں سے ہے:

"فکلوا منھا واطعموا القانع والمعترّ..." ۲۱

"فکلوا منها واطعموا البائس الفقیر" ۲۲؎

علاوہ ازیں پیغمبرؐ کا ارشاد ہے: خداوند عالم نے اس قربانی کو مساکین کا پیٹ بھرنے کے لئے قرار دیا ہے ۲۳؎

امیر المومنین حضرت علیؑ نہج البلاغہ میں ارشاد فرماتے ہیں: وفرض علیکم حج بیته الحرام... یحرزون الارباح فی متجر عبادته" ۲۴؎ رسول اللہؐ نے بھی اس کو اسلامی معاشرہ سے فاقہ کشی سے بچانے کا ذریعہ قرار دیا ہے اور فرمایا: الحج نفی الفقر ۲۵؎

مذکورہ بالا اقتباسات کی رو سے اسلامی ممالک کے ماہرین اقتصاد، حج کی ظرفیتوں اور رموز سے استفادہ کرتے ہوئے باہمی تعاون اور ہم فکری کے ذریعے اسلامی ممالک کے لئے ایک مضبوط اقتصادی لائحہ عمل تیار کر سکتے ہیں اور جہان اسلام کی ضرورتوں کے پیش نظر اقتصادی مشارکت کی فضا ہموار کرتے ہوئے ترقی وپیشرفت کا باعث بن سکتے ہیں، ان مقاصد کی حصولیابی کے لئے ایک راستہ یہ بھی ہے کہ حرمین شریفین کے جوار میں عالم اسلام کی ایک اقتصادی نمائش گاہ کا اہتمام کیا جائے کہ جو اسلام ممالک کے لئے تجارتی تبادلہ کے نقطہ نظر سے پیش رفت کا باعث ہو جیسا کہ جب رسولؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اس سے پہلے مسجد کے پاس ہی ایک ایسے بازار کی بنیاد ڈالی اور اس کے بارے میں تاکید کی کہ مسلمان یہاں خرید وفروخت کریں اور ضروری چیزوں کو بنا کر اس بازار میں لوگوں کے ہاتھوں تک پہونچائیں۔ ۲۶؎ المختصر یہ کہ اگر ہم یہ چاہیں کہ حج عظیم الشان اسلامی فریضہ کی شکل میں اپنے بام عروج کو چھوئے تو ہمیں امام خمینیؒ کے افکار سے استفادہ کرنا پڑے گا، امام راحل فرماتے ہیں:

خانۂ خدا کا طواف اس بات کی یقین دہانی کراتا ہے کہ ہم غیر خدا کا چکر نہیں لگائیں گے اور رمی جمرات، جملہ شیاطین انس وجن سے اظہار برائت ہے۔ ہم آپ رمی جمرات کے ذریعے اپنے خدا سے عہد کرتے ہیں کہ جملہ شیاطین کو اسلامی ممالک سے بھگا دیں گے ۲۷؎

امام خمینیؒ نے حج ابراہیمیؑ اور غیر ابراہیمی کے فرق سے متعلق فرمایا: جو کچھ اب تک کج فہم اور خود غرضی ذہنوں کی طرف سے فلسفۂ حج کے تعلق سے کہا گیا ہے کہ حج محض ایک مل جل کر ادا کی جانے والی عبادت اور ایک زیارتی سفر ہے در حالیکہ حج یہ بتاتا ہے کہ کیسے زندگی گزاری جائے اور کیسے مقاومت کی جائے اور کیسے دنیا کے الحادی اور سرمایہ دارانہ نظام کا مقابلہ کیا جائے اور کیسے حج کے

ذریعے ظالموں سے مظلوموں کا حق واپس دلانے کے سلسلے میں سبق حاصل کیا جائے اور کیسے مسلمانوں کو نفسیاتی اور جسمانی دباؤ اور پریشانیوں سے نجات دلائی جائے، حج سے یہ سیکھا جانا چاہئے کہ مسلمان کیسے دنیا بھر میں خود کو نمایاں قوت کے طور پر پہچنوائیں اس کے برعکس ان کج فہموں نے حج کو صرف ایک مکہ اور مدینہ کا تفریحی سفر قرار دیا۲۸ امام خمینیؒ نے حج ابراہیمیؑ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

> ''حج مالک کے کعبہ سے نزدیک اور متصل ہونے کا نام ہے، حج محض آداب ورسوم حج، اعمال والفاظ کی ادائیگی کا نام نہیں ہے، حج معارف الٰہیہ کی انجمن کا نام ہے جس میں اسلامی سیاست کے زاویوں کو تلاش کیا جانا چاہئے حج، معاشرہ کو جملہ رذائل مادی ومعنوی سے پاک کرنے کی بنیاد کا نام ہے۔''

حج، انسانی حیات کے تمام عشق آفرین لمحات کے جلووں اور اس کی تکرار نیز دنیا میں ایک مکمل معاشرہ کی تشکیل کا نام ہے۔۲۹

حوالے:

۱۔وسائل الشیعہ، ج ۱،ص ۲۶

۲۔وسائل الشیعہ، ج ۱۱،ص ۱۳ و ۱۴

۳۔سورۂ ذاریات، آیت ۵۶

۴۔المراقبات،ص ۱۹۷

۵۔المیزان، ج ۱،ص ۲۹۸

۶۔سورۂ بقرہ، آیت ۱۲۵

۷۔تحف العقول،ص ۳۰

۸۔سورۂ حج، آیت ۲۷

۹۔سورۂ حج، آیت ۲۸

۱۰۔وسائل الشیعہ، ج ۱۱،ص ۱۴

۱۱۔سیرہ ابن ہشام، ج ۱،ص ۴۲۲

۱۲۔سورۂ حج، آیت ۲۹ و آل عمران، آیت ۹۷

۱۳۔نور الثقلین، ج ۲،ص ۲۸۳

۱۴۔حج در کلام و پیام امام خمینیؒ،ص ۶۱

۱۵۔حج در کلام و پیام امام خمینیؒ،ص ۶۱

۱۶۔سورۂ حج آیت ۲۸۔۲۷

۱۷۔آیت اللہ جعفر سبحانی،آیین وہابیت

۱۸۔حج در کلام و پیام امام خمینیؒ،ص ۶۱

۱۹۔فروع کافی ، ج ۴،ص ۲۷۵

۲۰۔وسائل الشیعہ،ج ۱۱،ص ۱۳

۲۱۔سورۂ حج،آیت ۳۶

۲۲۔سورۂ حج ،آیت ۲۸

۲۳۔بحارالانوار،ج ۹۶،ص ۲۹۶

۲۴۔نہج البلاغہ (صبحی صالح)ص ۴۵

۲۵۔بحار الانوار، ج ۷۴،ص ۶۲

۲۶۔محمد خاتم پیامبران

۲۷۔صحیفہ نور، ج ۹،ص ۲۲۴

۲۸۔صحیفہ نور، ج ۲۰،ص ۲۲۷

۲۹۔صحیفہ نور، ج ۲۰،ص ۲۲۷